جا پڑی جدھر ہماری جانب مقتل نگاہ تو
کیا کہون آگے غرض تھے سر انکے نیزون پہ
اور بوتقین ڈال ہماری خاک و خون مین ڈالکر
سب کے لاشے نام لے لے کر ہین بتلائیان
حضرت خیر البشر کے جو تھے دلبند جگر
اپنے خویش و اقربا کی لاشین سب دکھائیان

ظالمون نے یون ستم سب کے عزیزون پر کیے
طعنہ زن کا جرم کیا گر ایسے کو طعنہ دیے
دیکھے کچھ اور وہ دنیائے فانی مین پیچھے کو
زیست نے باتین تعرض کی ہین سنوائیان

ہین سزاوار اسکے ہم جو دین وہ طعنہ بار بار
مرگ کو ڈھونڈھا کیے پتھر دن سے ہم سر مار مار
اسطرح باہم وہ کہتی تھین بچشم خونفشان
سامعین تاب نہین سودا نہ کر آگے بیان
مرنے جینے مین نہین ہے کچھ کسی کا اختیار
تن سے جی نکلا نہ اور لاکھون پچھاڑین کھائیان
جو جو سنتا تھا یہ باتین اشک تھے اسکے روان
ابر مژگان نے تو بوندین خون کی برسائیان

مرثیہ حضرت امام حسینؓ

بانو کہتی تھین کہ رن کا قصد مت کر سائیان
ایک تو تنہا رہا جاتا ہے کیدھر سائیان
مرچکے تیرے تو سب خویش و برادر سائیان
تجھ بن آفت آئیگی ہم سب کے سر پر سائیان

تو چلا مرنے ہمین کسکے حوالے کر چلا
کیونکہ تجھ بن ہمکو اس جینے سے مرنا ہی بھلا
کاٹ اپنے ہاتھ سے پہلے ہمارا بھی گلا تو
لوٹ لیوینگے ہمین یان سب ستمگر سائیان

تجھ سوا کسکا ہے اس جنگل مین ہم کو آسرا
رحم ہمپر کسکو آوے یان بغیر از مصطفا
کون ہے حامی ہمارا یان بجز ذات خدا
کون پہونچاوے مدینے ہمکو پھر کر سائیان

کون ہے جسکو ہمارے حال پر افسوس آئے
کون ہمکو اس بیت مین آکے ٹک ڈھارس بندھائے
کون بچونکو لگا چھاتی سے پہلو مین بٹھائے
کس سے اپنا دکھ کہین اس بن کے اندر سائیان

تو ہمین یان چھوڑ کے جاتا ہے تنہا یا نصیب
دشمنون کا ہے ہمارے گرد بلوا یا نصیب
آسرا کس کا کرین ہم وا دریغا یا نصیب
دیکھتے ہین آنکھ اٹھا کر آج جیدھر سائیان

یہ حقیقت تیرے نانا نے نہین شاید سنی
دیکھین ان معصوم بچونکی ذرا تشنہ لبی
جو نہ آئے اب تلک لینے خبر حضرت نبی
مرتے ہین پیاسے یہ سب آل پیمبر سائیان

کیا نہین پہونچی جنان مین مرتضی کو یہ خبر
ظالمون نے سب کو اس بن مین رکھا ہے بند کر
ہاے سر پر ہے ہمارے ظلم ناحق کس قدر
کی علی کی نسل سب اولاد اطہر سائیان

ہے اپنے بیٹے کی حالت سے مین غافل مرتضیٰ
کیون نہین لیتے خبر جا سونکی اس جنگل مین آ
کیون نہ آئے اب تلک افسوس ہے شیر خدا
کیون نہ پانی لائے وان ساقی کوثر سائیان

حضرت زہرا تری امان نے کیا یہ ماجرا
کیا مدن مین جا کسی حور و ملک نے نہین کہا
پیاس سے مرنیکا فرزند دنکے مطلق نہین سُنا
ابتلک آئی نہین زہراے اطہر سائیان

دیکھین مجھ بیکس کو جو مرنے چلا ہے رنہین آج
دیکھین معصومونکی رد و نکو مسافر نہین آج
مجھ بہو کو دیکھین ہوگی رانڈ جو اس بن کے آج
دکھ سنگھاتی آکے ہون خاتون محشر سائیان

دیکھین آکر کس طرح اکبر مرا مارا گیا
بے کفن بے گور ہے خیمے کے اندر وہ پڑا
کسطرح ہو کر وہ زخمی چھوڑ گھوڑے سے گرا
جسکی صورت تھی بلا تشبیہ پیمبر سائیان

وہ شباہت آپکی نانی اور لہو مین اٹ گئی
اسکی حالت دیکھکر میری تو چھاتی پھٹ گئی
ہائے تن پر سے یکایک گردن اسکی کٹ گئی
رات دن ہون اسکے غم مین خاک بر سر سائیان

پھول سا مکھڑا یکایک اسکا یون کمھلا گیا
کیا برا دن ہاے مجھ ماں کو تنین دکھلا گیا
بند بند اسکا برنگ شاخ گل کاٹا گیا
ہائے یون مارا گیا جب یہ وہ دلبر سائیان

دیکھین آکر اپنے پوتے شیرخوارے کی طرف
دیکھین اس معصوم بے تقصیر مارے کی طرف
دیکھین حلق اسکی مین پھرے کی گذارے کیطرف
دیکھین اور کہہ کہہ کے رو دین ہائے اصغر سائیان

ہے اب جھولے مین مین لیکر جھلاؤن گی کسے
ہے مین دودھ پلانیکو جگاؤن گی کسے
ہائے مین نوبی شلوکا سی پہناؤن گی کسے
ہائے اسکو کہہ پکارون جان مادر سائیان

دیکھین اسکی ننھی سی گردن کے ڈھل جانیکو ہائے
دیکھین آکر میری پھر چھاتی کے پٹوانیکو ہائے
دیکھین اس بچے کو لوہو مین نہا آنے کو ہائے
پار ہے گدی سے اسکی تیر کا سر سائیان

ہے وہ بالی سکینہ پیاس سے ہے جان بلب
بیچ پہ اسکی مین کانٹے پڑ گئے یکلخت سب
مرتی ہے پانی کی خاطر ہے ستم ہے ہے غضب
ہے کوئی ساعت کی مہمان اب یہ دختر سائیان

آپ طرف شاہ کی کتا پیاس ہے خیمے کے بیچ
سخت دہشت ہے غضب وہ سواس ہے خیمے کے بیچ
لاشہ اکبر کا ہے اسکے پاس ہی خیمے کے بیچ
ایسے جینے سے تو اب مرنا ہے بہتر سائیان

مشک لیکر کیون گیا پانی کی خاطر ہے غضب
کیون گیا ان ظالمونکی فوج مین گھر ہے غضب
کیون نہ آیا وان سے وہ جیتا ہوا پھر ہے غضب
کیون کٹا کر شانے آیا وہ دلاور سائیان

وہ سب کے سب لاشے مین بے گور و کفن عریان پڑے
خاک ماٹی مین اٹے لوہو مین سب غلطان پڑے

سب بزرگ و خرد میں اس دشت میں یکساں پڑی
یہ مصیبت سر پہ جو کچھ ہے سراسر سائیاں

تیرے جانیکے الم سے جان اپنی کھوتی ہیں
کوئی دم میں جان سے بیجان دونوں ہوتی ہیں
پیٹتی ہیں سر کو اور آنکھوں سے آنسو روتی ہیں
زینب و کلثوم ہر اک تیری خواہر سائیاں

ہائے اس دشت بلا میں یہ مصیبت تھی دھری
ہائے روتے ہیں ہمارے حال پر جن و پری
ہائے ہے دشمنی قسمت نے ایسی کچھ کری
ہائے تھا تقدیر میں یہ کچھ مقدر سائیاں

ہائے وہ فرزند میرا عابدیں بیمار ہے
ہائے وہ مرنے کو تجھ سے پیشتر تیار ہے
چارپائی سے جسے اٹھنا بہت دشوار ہے
ہونٹھ سوکھے اشک ہیں اور چشم ہے تر سائیاں

تو نہ جا میدان کو جب تک آئیں حضرت مصطفا
یا نہ جب تک یاں پہونچیں لینے ان کو خیر النسا
یا کہ آ پہونچیں نہ اس دشت بلا میں مرتضا
مجکو جب تک چھوڑ کر مت جا تو مضطر سائیاں

مجکو یہ بتلا تو اے سرور کہ جب تو رن میں جائے
کون یاں تیری خبر تحقیق مجکو آ سنائے
دشمنوں کے ہاتھ سے کیسا غضب واں تجھپہ آئے
زندہ ہے یا مر گیا بانو کا شوہر سائیاں

آنا ہے مجکو اب میدان میں جاتا شتاب
دیکھیے ظالم دکھاویں اور کیا کیا کچھ عذاب
ہائے میرا سب طرف سے ہو چکا خانہ خراب
تھا مرے سر پر ترے سایہ کا افسر سائیاں

ہائے میں بیکس ہوئی اب سب طرح سے ناامید
ایک ساعت میں نظر آتا ہے یہ قوم یزید
کیونکہ اس جا کہ مقدر ہو تجھے ہونا شہید
پیاس میں تجکو پلاویں آب خنجر سائیاں

سجدہ کرنیکی بھی دیں فرصت نہ تجکو اہل کین
خون تیرا اس قدر جاری ہو بر روئے زمین
بیٹھ کے چھاتی پہ ترا سر کاٹ لے شمر لعین
جسمیں بال و پر ڈبو نکلے کبوتر سائیاں

جب کریں وہ قوم ظالم سر ترا تن سے جدا
رکھ کے نیزے پر ترے سر کو کریں قبلہ نما
تب کریں دل میں نماز جمعہ کا قصد ادا
پھر کہیں تکبیر سب اللہ اکبر سائیاں

داد اس ظلم و تعدی کی خدا دلوائے گا
یا وصی انکا علی مرتضیٰ دلوائے گا
یا رسول پاک اس کا مصطفا دلوائے گا
فاطمہ لکھوائے گی اس خون کا محضر سائیاں

مرحبا ہے تجکو سودا مرثیہ ایسا کہا
دین و دنیا کے ترے بر لاویں سارے مدعا
سنکے پتھر بھی جسے یکبار پانی ہو بہا
حضرت شبیر شاہ بندہ پرور سائیاں